عورت کا پولیس محکمہ میں نوکری کرنا

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عورت کا پولیس محکمہ میں نوکری کرنا

پولیس کا شعبہ سدا سے بدنام ہے۔مردوں کے لئے بھی اس میں خیر نہیں ہے،عورت تو بھلا عورت ہے۔حالات نے اس شعبے کو رشوت خوری،بے ایمانی اور دروغ گوئی کا اڈہ بنادیا ہے۔

عورت گھر کی زینت ہے،اپنے بچوں کی تربیت،شوہر کی خدمت اور گھر کی ذمہ داریاں اس کے سر ہیں،اس وجہ سے اسلام نے عورت کو معاشی تگ ودو سے نجات دیدی ہے۔اگر عورت گھر چھوڑ دے اور باہر کی ذمہ داری ادا کرنے لگ جائے تو گھر ویران بلکہ بسااوقات برباد ہوجاتا ہے۔کچھ لوگ حرص مال،کچھ لوگ آزادی نسواں اور کچھ لوگ شہرت کی وجہ سے عورتوں کو ایسے منصبوں پر دیکھنا پسند کرتے ہیں جو اس کی شایان شان نہیں۔ایسے ہی منصوبوں میں سے ایک پولیس کا۔اس محکمہ میں عورت کا نوکری کرنا شرعا جائز نہیں ہے،کیونکہ اس میں نوکری کرتے ہوئے مختلف قسم کی معاصیات کا ارتکاب کرنا پڑے گا۔

پولیس محکمہ کی چند قباحتوں کا ذکر کرتا ہوں جس سے عورت کے لئے اس میں نوکری کرنے کی شرعی حقیقت واضح ہوجائے گی۔

(1)اختلاط مردوزن:

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں اختلاط مردوزن پایا جاتا ہے جو اسلام میں حرام ہے۔آج اختلاط نے معاشرے کو بربادی کے دہانے پر پہنچادیا ہے۔جرائم کانوے فیصد حصہ اختلاط کا نتیجہ ہے۔اسکولوں،کالجوں،بازاروں،دوکانوں،سڑکوں،پارکوں،پروگراموں اور بھیڑ بھاروالی تمام جگہوں میں مردوزن ایک ساتھ نظر آتے ہیں حتی کہ عورتوں کی خودمختاری(Women's Empowerment)کے نام پہ عورتوں کو مردوں

کی طرح ہر منصب پہ فائز کیا گیا۔ جسکی وجہ سے دنیا کی حالت کیا سے کیا ہو گئی سب کے سامنے ہے۔اختلاط نے زنا کو بڑھاوا دیا، بے پردگی عام کیا، عورتوں کی عزت نیلام کیا، عشق ومحبت کو پروان چڑھایا، بچے بچوں میں فحاشی کا تصور پیدا کیا،اسقاط حمل کروایا، عورتوں کا قتل کروایااوران کے حقوق وواجبات کو پامال کیا۔ کیا کچھ نہیں کیا؟

اسلام نے مردوں کو عورتوں سے پردے کی اوٹ سے بات کرنے کا حکم دیا تاکہ عورتوں کو تحفظ فراہم ہو اور مردوں کے دل میں غلط خیال نہ پیدا ہو۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وإذا سألتموهن متاعاً فاسألوهن من وراء حجاب ذلكم أطهر لقلوبكم وقلوبهن.(الأحزاب 53)

ترجمہ :اور جب تمہیں ازواج نبی سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے رہ کر مانگو۔ یہ بات تمہارے دلوں کے لئے بھی پاکیزہ ترہے اوران کے دلوں کے لئے بھی۔

جو اسلام عورتوں سے پردے کی اوٹ سے سوال کرنے کا حکم دیتا وہ عورتوں کو کھلے بال، ننگے چہرہ، چست لباس، دل لبھاانداز اور پر فتن زیبائش کے ساتھ مردوں میں کیسے کام کرنے کی اجازت دے گا؟۔

عورت پردے کا نام ہے۔ وہ سراپا عفت وعصمت اور حیائے مجسم کا پرتو ہے۔اسے نظر نیچی رکھنے، حجاب لگانے، اجنبی سے پردے سے بات کرنے، راستے میں کنارے سے چلنے، مردوں کے میلان کا سبب نہ بننے اور اجنبی سے خلوت نہ کرنے کا حکم ملاہے،ان باتوں پہ چلنے سے اختلاط اوراس کے سنگین نتائج سامنے نہیں آئیں گے۔

(2)بے پردگی:

اس میں خواتین کے لئے بے پردگی نمایاں ہے۔ پولیس محکمے کا ایک متعین یونیفارم ہے، مرد ہو عورت اسے ایک جیسا یونیفارم پہننا پڑتا ہے۔ یہ یونیفارم عورتوں کی ساخت اوراعضائے بدن کو نمایاں کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ چہرے اور سر کا پردہ نہیں ہوتا۔اسلام میں خاتون کو ایسے لباس کی ممانعت ہے جو چست وتنگ، باریک اور عضوبدن کو

نمایاں کرتا ہو۔ ایسا لباس بھی ممنوع ہے جو مردوں کے مشابہ ہو۔ لباس ہی نہیں عورت و مرد دونوں کو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

لعنَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ ؛ المتشبِّهاتِ بالرِّجالِ منَ النِّساءِ والمتشبِّهينَ بالنِّساءِ منَ الرِّجالِ(صحيح الترمذي:2784)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی خواتین اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

عورتوں کی عفت و پاکدامنی میں شرعی حجاب کا بڑا دخل ہے۔ مشاہدہ بھی بتاتا ہے کہ بے حجاب خاتون ہی فتنے کا سبب ہے اور وہی درندہ صفت انسانوں کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں۔ آیت حجاب کے نزول سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں حجاب کا خیال پیدا ہو گیا۔ اور آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ اگر آپ امہات المومنین کو پردہ کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا۔ اور پھر آیت حجات نازل ہو گئی۔ اس لئے مسلم خاتون کو ہر اس نوکری سے بچنا ہے جس میں بے پردگی ہے۔ ذرا تصور کریں۔

ایک صحابیہ نے ننگے سر حج کرنے کی منت مانی تو نبی ﷺ نے سر ڈھانپنے کا حکم دیا جبکہ اس نے نذر مانی تھی۔ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔

نذرتْ أُختي أن تمشيَ إلى الكعبةِ حافيةً حاسرةً فأتى عليها رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقال ما بالُ هذه قالوا نذرتْ أن تمشيَ إلى الكعبةِ حافيةً حاسرةً فقال مُروها فلْتركبْ ولْتختمرْ ولْتحجَّ ولْتهدِ هديًا(السلسلة الصحيحة:1037/6)

ترجمہ: (حضرت عقبہ بن عامر رضي اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) میری بہن نے یہ منت مانی ہے کہ وہ ننگے سر پیدل چل کر حج کریں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور پوچھا اس کا کیا ماجرا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ منت مانی ہے کہ وہ ننگے سر پیدل چل کر حج کریں گی، آپ نے فرمایا: اس کو سوار ہونے اور سر ڈھانپ کر حج کرنے کا حکم دو اور ایک جانور ذبح کرے۔

تو پھر ان عورتوں کا کیا حال ہو گا جو ہمیشہ عریاں رہتی ہیں؟اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

پولیس محکمہ میں حجاب کے ساتھ نوکری کرنا قدرے مشکل ہے کیونکہ اجنبیوں کے درمیان کرنا ہے،ان سے بات چیت کرنی ہے،ان کے ساتھ ذمہ داری ادا کرنی ہے،اس میں سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔یہ سب کام ایک باپردہ خاتون سے نہیں ہو سکتا۔اگر پردہ کرنا بھی چاہے تو محکمہ والے اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔

(3)اجنبی کے ساتھ خلوت نشینی:

یہ وہ پیشہ جس میں مردوں کے ساتھ ہی میل جول،کام کاج اور تعلقات استوار کرنے پڑتے ہیں۔جبکہ عورت کو اجنبی مرد کے ساتھ رہنا سہنا،اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا،کام کاج کرنا حرام ہے۔مردوں کے ساتھ اختلاط کے علاوہ ایک خطرناک پہلو خلوت بھی ہے جو فحاشی کا پیش خیمہ ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لا يخلُوَنَّ رجلٌ بامرأةٍ ؛ فإنَّ الشيطانَ ثالثُهما(تخریج مشكاة المصابيح:3054 باسناد صحيح)

ترجمہ:کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نشینی نہ کرے کیونکہ ان دونوں کے بیچ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

اس حدیث سے ذرا اندازہ لگائی جائے کہ جن کے درمیان شیطان ہو گا وہ لوگ شیطانیت میں کم حد تک گر سکتے ہیں؟

ایک عورت کو پولیس کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے خلوت کا سامنا ہونا یقینی امر ہے۔گویا یہ ایک ایسا پیشہ جس میں خلوت کا گناہ سرزد ہونے کا یقین ہے تو بھلا وہ پیشہ کسی صورت میں کیسے جائز ہو گا؟۔

خلوت نشینی میں گناہ کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے، کوئی دیکھنے والا سوائے اللہ کے، برائی سے روکنے والا سوائے اپنے نفس کے،گناہ کی لذت پہ ملامت کرنے والا سوائے اپنے ضمیر کے کوئی نہیں ہوتا۔اس مقام پہ تقوی، خشیت الہی اور فکر آخرت ہی بچا سکتی ہے۔

(4)بغیر محرم کے سفر:

پولیس جاب میں بغیر محرم کے سفر کرنا بھی اسلامی روسے قابل قدح ہے۔اس نوکری میں کب کہاں جاناپڑ جائے ،کہاں ٹرانسفر ہو جائے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ سفر میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہو گی۔ یہاں کون محرم ؟ مشن میں شریک ،ساتھ میں سفر کرنے والا انسان ہے یاانسانی مکھوٹے میں حیوان ہے اس کی بھی کوئی خبر نہیں۔

حضرت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يخلوَنَّ رجلٌ بامرأةٍ ، ولا تسافِرَنَّ امرأةٌ وإلا معها محرمٌ . فقام رجلٌ فقال : يا رسولَ اللهِ ، اكتُتِبت في غزوةِ كذا وكذا ، وخرجت امرأتِي حاجةً ، قال : اذهبْ ، فحُجَّ مع امرأتِك(صحيح البخاري:3006)

ترجمہ: کوئي بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، تو ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو فلاں غزوہ میں جارہاہوں اور میری بیوی حج پر جارہی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جاؤ۔

اس حدیث میں مرد وعورت کے لئے بہترین سبق ہے۔ جہاد جیسا دین کااہم فریضہ چھوڑ کر نبی ﷺ نے صحابی کو بیوی کے ساتھ محرم بن کر حج پر جانے کا حکم دیا، وہ حج جس میں نگاہیں پاک ،دل پاک ترا ور جذبات وخیال پاکیزہ ہوتے ہیں پھر بھی عورت کے ساتھ سفر حج پہ محرم کا ہونا ضروری ہے۔اللہ اکبر

حقیقت میں اللہ نے خاتون کے تئیں جو نظام بنایا ہے وہ نہایت پاکیزہ اور صاف وشفاف ہے ،ایک عورت اسلامی حدود میں رہ کر امن کا گہوارہ بن سکتی ہے ،اور جب یہی عورت اسلامی حدود سے تجاوز کر جائے تو زمانے بھر مین فتنہ عام ہو جائے گا۔ آج اکثر وبیشتر فتنوں کے پیچھے یا تو عورت ہے یادولت ۔یہ دونوں چیزیں قابو میں ہوں تو ساری چیزیں قابو میں رہیں گی۔

(5)عورتوں کی قیادت:

اسلام نے عورت کو مردوں کی سربراہی سے بھی نجات دیدی ہے ایسا کوئی پیشہ یا کام جس میں عورت کو مردوں کی حاکمیت اور سربراہی کرنی پڑے وہ کام جائز نہیں ہے۔ پولیس محکمہ ایک قسم کا قیادتی محکمہ ہے۔ عورت گھر کی زینت ہے نہ کہ آرائش چمن۔ فحاشی کی ہوس رکھنے والوں نے آزادی نسوان کے نام پہ عورتوں کو کرسیوں اور منصبوں پہ بٹھایا اور صنف نازک کی کمزوریوں سے من مرضی کا فائدہ اٹھایا۔

ہم نے قرآن کی اس تعلیم کو بھلایا عورت بھی ذلیل ہوئی اور مرد بھی ذلیل ہوا۔

" وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (الاحزاب:33)

ترجمہ: اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ دکھاتی پھرو۔

عورت ضرورتا اگر گھر سے نکلے تو اس میں بھی حیا ہو بناؤ سنگار نہ ہو جس سے لوگوں کے دل مائل ہو جائیں۔ جو اسلام عورت کو گھر کو لازم پکڑنے کا حکم دیتا ہے، بلاضرورت باہر نکلنے سے منع کرتا ہے اور چلنے کا بھی طریقہ سکھاتا ہے وہ عورت کو بازار کی زینت کیسے بننے دے گا؟۔

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مرد و خواتین کا راستے میں اختلاط ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو فرمایا:

استأخِرْنَ ؛فإنه ليس لكن أن تَحْقُقْنَ الطريقَ عليكن بحافَاتِ الطريقَ, فكانت المرأةُ تلتصقُ بالجدارِ حتى إن ثوبَها ليتعلَّقُ بالجدارِ من لصوقِها به.(صحيح أبي داود:5272)

ترجمہ: پیچھے رہو، تمہارے لئے راستے کے درمیان میں چلنا جائز نہیں ہے، تم راستے کے کنارے پر چلو، چنانچہ اس کے بعد خواتین دیوار کے ساتھ لگ کر چلنے لگیں، حتی کہ دیوار کیساتھ چلنے کی وجہ سے انکے کپڑے اٹکنے لگے۔

عورتوں کی سیادت و قیادت جائز نہیں ہے۔ مردوں کو عورت کا حاکم بنایا ہے، حکمرانی کا حق صرف مردوں کو ہے۔ اور اللہ تعالی نے جسمانی اور ہنر کے اعتبار سے قیادت کے اوصاف مردوں میں ہی رکھے ہیں۔ عورتوں کو یہ منصب نہ تو زیب دیتا ہے اور نہ وہ اس فریضے کو صحیح طور پر ادا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ (النساء:34)

ترجمہ: مرد عورتوں پر حاکم ہیں بوجہ اس فضیلت کے جو اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر دی ہے اور بوجہ اس کے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس صالح عورتیں اطاعت شعار اور غیب کی حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں اللہ کی حفاظت کے تحت۔

ابو بکرہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لن يُفلحَ قومٌ ولَّوا أمرَهم امرأةً۔ (صحيح البخاري:4425)

ترجمہ: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کیے ہوں۔

عورت کے لئے اسلحے والا، بندوق والا اور دفاع والا کام منع ہے اس لئے پولیس محمکہ میں، فوج میں، کسی گینگ میں شریک ہونا اس کے لئے جائز نہیں ہے، نہ ہی ایسا وظیفہ اختیار کر سکتی ہے۔ اسلام نے عورتوں کو قتال سے دور رکھا ہے، یہ کام مردوں کے سپرد کیا ہے۔

يا رسولَ اللَّهِ على النِّساءِ جِهادٌ؟ قالَ: نعَم، عليهنَّ جِهادٌ، لا قتالَ فيهِ: الحجُّ والعُمرةُ(صحيح ابن ماجه:2362)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، ان پر جہاد ہے مگر ایسا جہاد ہے جس میں قتال نہیں ہے، وہ ہے حج و عمرہ۔

لہذا کوئی مسلمان عورت لیڈری میں حصہ نہ لے، نہ ہی کسی قسم کی فوج میں بھرتی ہو اور نہ کسب معاش کی خاطر پولیس کے کسی محکمہ میں کام کرے۔ یہ کام عام طور سے جوانوں سے لیا جاتا ہے، اور تصور کریں جب عورت جوان ہو اور بے پردہ مردوں کے درمیان ہو تو اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے؟

ہاں پولیس محکمے میں بطور تفتیش یا جیل کے کسی کام میں عورتوں کی دیکھ بھال وغیرہ کے طور پر اگر محض عورتوں کے درمیان کام کرنا ہو جس میں مرد کا دخل نہیں، نہ اجنبیوں کی آمد ورفت ہے اور اس میں عزت وآبرو کی حفاظت کے ساتھ بر پردہ کام کرنے کی اجازت ہے تو پھر اس وظیفے کی انجام دہی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں ۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

1 November 2020